REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے

— آمین اللّٰھم آمین —

جلد ۵۰/۱۵ ، ۷ شہادت ۱۳۴۰ ہش ، ۷ اپریل ۱۹۶۱ء ، نمبر ۷۹

پوری قوم کو پاکستان کی ترقی کیلئے عزم و تندہی کے ساتھ کام کرنا چاہیئے

دوسرے منصوبہ سے متعلقہ کانفرنس میں صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی افتتاحی تقریر

راولپنڈی ۶ اپریل۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کل یہاں اعلان کیا کہ پاکستان کے لئے قومی یک جہتی اور اقتصادی ترقی اشد ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں سیاسی استحکام بنیادی شرط ہے۔ صدر ایوب دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے والی سات روزہ کانفرنس کا افتتاح کر رہے تھے۔ آپ نے کہا بہتر پاکستان کی تعمیر کے لئے آج کچھ دشواریوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ آج جو محنت کی جائے گی۔ کل ضرور اس کا پھل ملے گا۔ یہ کانفرنس قومی تعمیر نو کے زیر اہتمام ہو رہی ہے۔ اس میں ممتاز ماہرین اقتصادیات، بینکرز، تاجر، صنعت کار اور حکومت کے اعلیٰ افسر شریک ہو رہے ہیں۔

صدر ایوب نے کہا کہ قومی یک جہتی اور اقتصادی ترقی کے دونوں مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتے جب تک کہ ساری قوم اس کام کی اہمیت کا پوری طرح احساس نہ کرے بہتر مستقبل کی تعمیر کے لئے قوم کو آج ضرور کچھ نہ کچھ مشکلات برداشت کرنا پڑیں گی پاکستان کے ہر شخص کو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا یہ مشترک مقصد حاصل کرنے کی غرض سے عزم تندہی اور لگن کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ آج جو محنت کی جائے گی۔ کل ضرور اس کا پھل ملے گا۔

آپ نے کہا اس سلسلہ میں سب سے زیادہ ذمہ داری ہمارے ذہین طبقہ پر عاید ہوتی ہے۔ معاشرہ کے فطری قائد اس طبقہ کے ارکان ہوتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پڑھے لکھے لوگ

عوام کو اس قومی مقصد کی اہمیت سے آگاہ کریں:

صدر ایوب نے کہا۔ کہ اگر محنت اور جانفشانی سے کام کیا گیا تو آپ محسوس کریں گے کہ بعد دیگرے شروع ہونے والے قومی ترقیاتی منصوبے غربت و افلاس سے نجات کی مصمم جدوجہد کے آئینہ دار ہیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

موجودہ دور کے جمہوری نظام کے مقابلہ میں اسلام کا پیش کردہ نظام زیادہ بہتر ہے

پاکستان کی تاریخ کانفرنس میں پیرس یونیورسٹی کے پروفیسر کی تقریر

کراچی ۶ اپریل۔ پیرس یونیورسٹی میں افریقی و ایشیائی امور کے شعبہ کے ڈائریکٹر پروفیسر پرٹ اینڈرٹ نے کہا ہے کہ فلاحی مملکت کے نصب العین کے حصول کے لئے موجودہ دور کے جمہوری نظام کے مقابلہ میں اسلام کی سپرٹ زیادہ موثر ثابت ہونے کے علاوہ مستحکم حکومت کے قیام میں بھی مدد دے سکتی ہے۔ پروفیسر اینڈرٹ نے اسلام میں فلاحی تحریکوں کے جذبہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے یہ الفاظ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ڈھاکہ ۶ اپریل۔ سماجی بھلائی کی قومی کونسل کا آئندہ اجلاس ۱۷ اپریل کو ڈھاکہ میں ہوگا۔ صحت اور سماجی بھلائی کے وزیر لیفٹننٹ جنرل برکی صدارت کریں گے

مولوی غلام مصطفیٰ صاحب ٹھیکیدار کی وفات

انا للہ و انا الیہ راجعون

گوجرانوالہ سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی غلام مصطفیٰ صاحب آف بدوملہی ٹھیکیدار بعمر طویل علالت کے بعد گوجرانوالہ میں مورخہ ۵ اپریل ۱۹۶۱ء بروز بدھ وفات پا گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم لمبے عرصہ سے عارضہ قلب بیمار چلے آ رہے تھے۔ مرحوم موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ لایا جا رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کیلئے دعا کی درخواست

میٹرک کا امتحان ۱۴ اپریل سے شروع ہے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے ایک سو پچیس (۱۲۵) طلباء اس امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

عراق میں ہڑتالیں اور ہنگامے

قاہرہ ۶ اپریل۔ مقامی اخبارات نے بغداد سے تاخیر سے ساتھ موصول ہونے والی اطلاعات کے حوالہ سے لکھا ہے کہ بغداد کی ہڑتالیں اور مظاہرے شمالی عراق میں بھی پھیل گئے تھے۔ اور تشدد کے واقعات بھی رونما ہوئے تھے کیونکہ مظاہرین اور فوج کے درمیان تصادم ہوئے۔ اور ان جھڑپوں میں جو افراد ہلاک ہوئے انہیں "شہداء" کے طور پر دفن کیا گیا۔

عراق میں ہڑتالوں کا آغاز ۲۵ مارچ کو ہوا تھا۔ جبکہ ٹیکسی ڈرائیوروں نے پٹرول کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف احتجاج کے طور پر ہڑتال کی تھی۔ اس کے بعد حکومت نے سبزیوں اور پھلوں پر بھی ٹیکس عاید کیا۔ جس سے صورت حال اور ابتر ہو گئی۔

چاول کی پیداوار میں اضافہ

لنڈن ۶ اپریل۔ دولت مشترکہ کی اقتصادی کمیٹی کے چاول سے متعلقہ بلیٹن میں خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ ۱۹۶۰ء۔ ۱۹۶۱ء کے سیزن میں پاکستان میں چاول کی پیداوار گزشتہ سال کی ریکارڈ پیداوار سے بھی بڑھ جائے گی۔ اس سال پاکستان میں ایک کروڑ ۵۴ لاکھ ٹن دھان پیدا ہونے کا اندازہ ہے۔ گزشتہ سال ریکارڈ پیداوار ایک کروڑ ۳۹ لاکھ ٹن تھی۔

خدا تعالیٰ کا کلام

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ۔

ترجمہ: تم کامل نیکی کو ہرگز نہ پا سکو گے۔ جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے (خدا کے لئے) خرچ نہ کرو۔ اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرو۔ اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرو اللہ اسے یقیناً خوب جانتا ہے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ اپریل ۶۱

رمضان میں کسوف خسوف کی مزید وضاحت

کل کے الفضل میں ہم نے مولانا محمد جعفر صاحب پھلواری کی اس غلط فہمی اور مغالطہ انگیزی پر سے پردہ اٹھایا تھا کہ الامام المہدی کا یہ ایک عظیم الشان نشان ہے کہ اس کے دور میں ایک ہی ماہ رمضان میں سورج گرہن اور چاند گرہن لگیں گے۔ یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کرامت نہیں ہے بلکہ یہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے اور اگر پیشگوئی بھی کرامت ہوتی ہے تو یہ کرامت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرامت ہے جنہوں نے تیرہ سو سال پہلے اللہ تعالےٰ سے بشارت پاکر اس عظیم الشان نشان کی اطلاع دے دی تھی۔ اس لئے مولانا کا یہ باور کرکے کہ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کرامت کے طور پر پیش کیا ہے اس پر تعریض وطعن کی زبان کھولنا مولانا کے علم وفضل کی شان کے شایاں نہیں ہے خاص کر اس لئے بھی کہ آپ ایک ایسے ادارہ کے رکن ہیں جس کو فرقہ بازی کی باتوں سے بلند ہونا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ الامام المہدی علیہ السلام کا یہ ایک نہایت واضح نشان ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تمام اعتراضات کی وضاحت بھی فرمائی ہے جو اس پر کئے گئے تھے یا کئے جا سکتے تھے، سب سے پہلا اعتراض جو سطحی نظر سے کیا گیا وہ یہ تھا کہ چاند گرہن چاند کی ۱۳ ارتاریخ کو سورج گرہن چاند کی ۲۸ تاریخ کو لگے تھے حالانکہ پیشگوئی میں بتایا گیا ہے کہ چاند گرہن ماہ رمضان کی اول رات کو اور سورج گرہن اسی ماہ رمضان کی بیچ کی رات کو لگے گا اس کی وضاحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمائی ہے:۔

اور بڑا افسوس ہے کہ ہمارے مخالف سراسر تعصب سے یہ اعتراض کرتے ہیں اول یہ کہ حدیث کے لفظ یہ ہیں کہ چاند گرہن پہلی رات میں ہوگا اور سورج گرہن بیچ کے دن میں مگر ایسا نہیں ہوا یعنی ان کے زعم کے موافق چاند گرہن شب ہلال کو ہونا چاہیئے تھا جو قمری مہینہ کی پہلی رات ہے اور سورج گرہن قمری مہینہ کے پندرہویں دن ہونا چاہیئے تھا جو مہینہ کا بیچواں دن ہے،،

مگر اس خیال میں سراسر ان لوگوں کی ناسمجھی ہے کیونکہ دنیا جب سے پیدا ہوئی ہے چاند گرہن کے لئے تین راتیں خدا تعالےٰ کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنے تیرہویں چودہویں پندرہویں اور چاند گرہن کی پہلی رات جو خدا کے قانون قدرت کے مطابق ہے وہ قمری مہینے کی تیرہویں رات ہے اور سورج گرہن کے لئے تین دن خدا کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنی قمری مہینے کا ستائیسواں اٹھائیسواں اور انتیسواں دن۔ اور سورج کے تین دن گرہن میں سے قمری مہینہ کے رو سے اٹھائیسواں دن بیچ کا دن ہے سو انہی تاریخوں میں عین حدیث کے منشاء کے موافق سورج اور چاند کا رمضان میں گرہن ہوا یعنے چاند گرہن رمضان کی تیرہویں رات میں ہوا اور سورج گرہن اسی رمضان کے اٹھائیسویں دن ہوا۔

اور عرب کے محاورہ میں پہلی رات کا چاند قمر کبھی نہیں کہلاتا بلکہ تین دن تک اس کا نام ہلال ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک سات دن تک ہلال کہلاتا ہے۔"

دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ رمضان میں چاند گرہن اور سورج گرہن کے ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں پھر یہ نشان کس طرح ہوا اعتراض کرنے والے یہ امر بھول جاتے ہیں کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کی پیشگوئی یہ ہے کہ جب الامام المہدی علیہ السلام ظہور کریں گے تو اس وقت یہ واقعہ ہوگا آپ کی پیشگوئی یہ نہیں ہے کہ جب بھی ایسا واقعہ ہو الامام المہدی علیہ السلام ظہور کرتا ہے، خواہ ایسے واقعات دنیا میں پہلے ہزاروں ہو چکے ہوں آئندہ بھی ہزاروں ایسے واقعات ہوں اس سے نشان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ اعتراض اعجازی باتوں کی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اس نشان میں اعجاز یہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو سال پہلے بتا دیا کہ الامام المہدی کے ظہور کا یہ نشان ہے حالانکہ اگر آپ علم ہیئت کے ماہر بھی ہوتے جس کا آپ کو دعوےٰ نہیں ہے پھر بھی آپ اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے بغیر یہ کس طرح بتا سکتے تھے جو گرہن تیرہ سو سال بعد میں واقع ہوں گے اس وقت الامام المہدی ظہور فرمائیں گے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کی بھی وضاحت بدیں الفاظ فرمائی ہے:۔

" دوسرا یہ اعتراض ہے کہ اگر ہم قبول کرلیں کہ چاند کی پہلی رات سے مراد تیرہویں رات ہے اور سورج کے بیچ کے دن سے مراد اٹھائیسواں دن ہے تو اس میں خارق عادت کونسا امر ہے کیا رمضان کے مہینہ میں کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن نہیں ہوا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے مہینہ میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے جیسا کہ حدیث کے ظاہر الفاظ اسی پر دلالت کر رہے ہیں اگر کسی کا یہ دعوےٰ ہے کہ کسی مدعی نبوت یا رسالت کے وقت میں یہ دونوں گرہن رمضان میں کبھی کسی زمانہ میں جمع ہوئے ہیں تو اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت دے خاص کر یہ امر کس کو معلوم نہیں کہ اسلامی سن یعنی تیرہ سو ۱۳۰۰ برس میں کئی لوگوں نے محض افتراء کے طور پر مہدی موعود ہونے کا دعویٰ بھی کیا بلکہ لڑائیاں بھی کیں مگر کون ثابت کرسکتا ہے کہ ان کے وقت میں چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان کے مہینہ میں دونوں جمع ہوئے تھے اور جب تک یہ ثبوت پیش نہ کیا جائے تب تک بلا شبہ یہ واقعہ خارق عادت ہے کیونکہ خارق عادت اسی کو کہتے ہیں کہ اس کی نظیر دنیا میں نہ پائی جائے، اور نہ صرف حدیث ہی نہیں بلکہ قرآن شریف نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے دیکھو آیت وخسف القمر وجمع الشمس والقمر"

تیسرا اعتراض اور اس کی وضاحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"تیسرا یہ اعتراض پیش کیا جاتا ہے کہ یہ حدیث مرفوع متصل نہیں ہے صرف امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا قول ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ائمہ اہل بیت کا یہی طریق تھا کہ وہ بوجہ اپنی وجاہت ذاتی کے سلسلہ حدیث کو نام بنام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچانا ضروری نہیں سمجھتے تھے ان کی یہ عادت شائع متعارف ہے چنانچہ شیعہ مذہب میں صدہا اسی قسم کی حدیثیں موجود ہیں اور خود امام دارقطنی نے اس کو احادیث کے سلسلہ میں لکھا ہے ماسوا اس کے یہ حدیث ایک غیبی امر پر مشتمل ہے جو تیرہ سو ۱۳۰۰ برس کے بعد ظہور میں آگیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس وقت مہدی موعود ظاہر ہوگا اس کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن تیرہویں رات کو ہوگا اور اسی مہینہ میں سورج گرہن اٹھائیسویں دن ہوگا اور ایسا واقعہ کسی مدعی کے زمانہ میں بجز مہدی معہود کے زمانہ کے پیش نہیں آئے گا اور ظاہر ہے کہ ایسی کھلی کھلی غیب کی بات بتلانا بجز نبی کے اور کسی کا کام نہیں ہے اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔ "لا یظہر علےٰ غیبہٖ احدًا الّا من ارتضٰی من رسول"

یعنی خدا اپنے غیب پر بجز برگزیدہ رسولوں کے کسی کو مطلع نہیں فرماتا پس جبکہ یہ پیشگوئی اپنے معنوں کے رو سے کامل طور پر پوری ہو چکی تو اب یہ کچے بہانے ہیں کہ حدیث ضعیف ہے یا امام محمد باقر کا قول ہے بات یہ ہے کہ یہ لوگ ہرگز نہیں چاہتے کہ کوئی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو یا کوئی قرآن شریف کی پیشگوئی پوری ہو دنیا ختم ہونے تک پہنچ گئی مگر بقول ان کے اب تک آخری زمانہ کے متعلق کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور اس حدیث سے بڑھ کر اور کونسی حدیث صحیح ہوگی جس کے سر پر محدثین کی تنقید کا بھی احسان نہیں بلکہ اس نے اپنی صحت کو آپ ظاہر کرکے دکھلا دیا کہ وہ صحت کے اعلیٰ درجہ پر ہے۔"

یہ امر بھی یہاں قابل ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نشان کا ذکر یہی کیا چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

خدا کے نشانوں کو قبول نہ کرنا یہ اور بات ہے ورنہ یہ عظیم الشان نشان ہے جو مجھ سے پہلے ہزاروں علماء اور محدثین اس کے وقوع کے امید وار تھے اور منبروں پر چڑھ چڑھ کر اور رو رو کر اس کو یاد دلایا کرتے تھے چنانچہ سب سے آخر مولوی محمد لکھوکے والے اسی زمانہ میں اس گرہن کی نسبت اپنی کتاب احوال الآخرت میں ایک شعر لکھ گئے ہیں جس میں مہدی موعود کا وقت بتایا ہے اور وہ یہ ہے:۔

تیرھویں چند ستھویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا ہک روایت والے

پھر دوسرے بزرگ جن کا شعر صدہا سال سے مشہور چلا آتا ہے یہ لکھتے ہیں:۔

در سن غاشی ۱۳۱۱ ہجری دو قرآن خواہد بود
از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود

یعنی چودہویں ۱۳۱۱ صدی میں جب چاند اور سورج کا ایک ہی مہینہ میں گرہن ہوگا تب وہ مہدی معہود اور دجال کے ظہور کا ایک نشان ہوگا اس شعر میں ٹھیک سن کسوف خسوف درج ہوا ہے۔"

اگر مولانا محمد جعفر صاحب پھلواری رکن ادارہ ثقافت کا اس امر کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کرامت ظاہر کرکے اس پر اعتراض کرنا آپ کی شان کے شایان نہیں ہے اور نہ آپ کے مقام کے لئے زیبا ہے کہ آپ ایک دینی جماعت کے پیشوا کے خلاف اپنی فرقہ وارانہ ذہنیت کا اظہار کریں تاہم ہم مولانا کے اس لحاظ سے ممنون بھی ہیں کہ انھوں نے یہ اعتراض کرکے ہمیں موقعہ بہم پہنچایا کہ ہم الفضل میں اس عظیم الشان نشان کو جس سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک دلیل قائم ہوتی ہے تازہ کر رہے ہیں اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم پیشگوئی کے لفظ بلفظ پورا ہونے کا ذکر کرکے آپ کی صداقت پر پھر تصدیق ثبت کرتے ہیں اس لئے ہم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت اور اپنی اولاد سے ایک اہم خطاب

مبلغینِ سلسلہ کا جماعت پر بہت بڑا حق ہے اور اس کا فرض ہے کہ انکی خدمات اور قربانیوں کی قدر کرے

فرمودہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء بمقام قادیان

۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء جامعہ احمدیہ، مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی ولایت سے کامیاب مراجعت کی خوشی میں ایک دعوت چائے دی گئی تھی جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی۔ ایڈریس اور جواب ایڈریس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے مبلغین سلسلہ کے متعلق جماعت پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ ان کی طرف دوستوں کو توجہ دلائی اور بالآخر حضور نے اپنے بچوں کو نہایت قیمتی نصائح فرمائیں۔ یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہو سکی تھی اب صیغہ زود نویسی اس تقریر کو اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے:

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

سب سے پہلے میں بھی من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے مطابق تینوں اداروں کے اساتذہ و طلباء کا اس تقریب کے پیدا کرنے اور ان جذبات کی وجہ سے جو اس تقریب کے پیدا کرنے کے محرک تھے شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو وہی تحفہ اسلامی جو ایسے مواقع پر پیش کیا جاتا ہے اور جو بہترین اور مبارک تحفہ ہے پیش کرتا ہوں یعنی جزاکم اللہ احسن الجزاء

تینوں ایڈریس

جو اس وقت پیش کئے گئے ہیں وہ گو تین مختلف اداروں کی طرف سے ہیں لیکن تینوں نے اپنے اپنے رنگ میں اتحاد کی صورت پیدا کر لی ہے۔ اور وہ راہ نکال لی ہے جو تعلقات کو ان لوگوں سے وابستہ کرتی ہے جن کی آمد پر یہ ایڈریس پیش ہوئے ہیں۔ تینوں ایڈریس سنتے ہی میرے دل میں خیال آیا۔ کہ ان ایڈریسوں میں ان کی وہی حیثیت بیان کی گئی ہے۔ جو حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ یعنی ہندو انہیں ہندو کہتے ہیں اور مسلمان مسلمان۔ مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ نے ان کو جوڑ توڑ کر اپنے اندر شامل کر لیا ہے۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول نے ان کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ لیکن

خوشی کی بات یہ ہے

کہ یہ سب خوش ہو گئے ہیں اور حقیقت بھی یہ ہے۔ کہ اگر ہم اس حقیقت کو سمجھ لیں اور اس حقیقی روح کو سمجھیں جو احمدیت نے ہم میں پیدا کی ہے تو پھر کسی قسم کی علیحدگی ہم میں نہیں رہتی۔ اور یہ سارے ادارے اور کارخانے ایک ہو جاتے ہیں جب کسی شخص کے ہاتھ کو اندھیرے میں کوئی دوسرا شخص چھوئے اور پوچھے کہ تم کون ہو۔ تو وہ کہے گا میں ہوں۔ یا اس شخص کی ٹانگ کو کوئی ہاتھ لگائے اور پوچھے کہ تم کون ہو تو وہ یہی کہے گا کہ میں ہوں۔ یا اس شخص کے سر کو کوئی ہاتھ لگائے اور پوچھے کہ میں کسے ہاتھ لگا رہا ہوں تو وہ یہی کہے گا کہ مجھے یا اس کی پیٹھ پر ہاتھ لگائے۔ اور پوچھے کہ تم کون ہو تو وہ پھر بھی یہی کہے گا کہ میں ہوں گویا ان سب سوالات کے پیچھے ایک ہی جواب ہوگا۔ اسی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

مومن کی مثال

ایسی ہی ہے۔ جیسے کسی شخص کے ایک عضو کو تکلیف ہو تو جسم کے باقی اعضاء کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ بے شک رقابت اچھی چیز ہے۔ قرآن مجید نے بھی ہمیں حکم دیا ہے کہ فاستبقوا الخیرات کہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ مگر ہر امر میں رقابت کا حکم نہیں۔ صرف خیرات یعنی نیکیوں میں رقابت کا سبق دیا گیا ہے۔ گویا خیرات کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مسابقت کی ایک نرالی شکل بنا دی ہے۔ ہر وہ مسابقت جو اپنی ذات میں برائی رکھتی ہے۔ اس حکم سے نکل جاتی ہے۔ ہر وہ مقابلہ یا مسابقت جس میں حسد ہو یا عداوت ہو وہ فاستبقوا الخیرات میں داخل نہیں کیونکہ فاستبقوا الخیرات میں صرف نیکیوں میں مسابقت اور مقابلہ کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ پس تمام وہ مسابقتیں اور وہ مقابلے جن کے نتائج میں حسد، عناد اور بغض پیدا ہوتا ہے۔ اس حکم کے دائرے سے خارج ہیں۔ صرف وہی مسابقتیں اور مقابلے جائز اور درست اور مفید ہیں جن کے نتیجے خیر اور نیکی پیدا کرتے ہیں۔ پس گو یہ ادارے مختلف ہیں مگر حقیقت میں ایک ہی ہیں۔ یہ جماعت کی ضرورتیں ہیں۔ جن کو مختلف شکلیں دی گئی ہیں۔ ایک ادارہ اگر جماعت کا سینہ ہے تو دوسرا پاؤں ہے۔ اسی طرح یہ سب ادارے جماعت کے لئے اعضاء ہیں کوئی کان ہے کوئی ناک۔ کوئی سر ہے۔ تو کوئی آنکھیں۔ غرض یہ ساری چیزیں درحقیقت ایک جسم ہیں جن کے پیچھے ایک میں ہے جو بول رہی ہے۔ اور وہ میں احمدیت ہے جو سب اداروں پر چھائی ہوئی ہے۔ ان میں سے کسی ادارہ کا نقص احمدیت میں نقص پیدا کرتا ہے۔ اور ان میں سے کسی کا کمال احمدیت کا کمال ہوتا ہے پس گو نام جدا جدا ہیں لیکن حقیقت ان کی ایک ہی ہے:

مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

دو اڑھائی سال کام کرنے کے بعد واپس آئے ہیں مولوی صاحب ایسے کام کے لئے باہر بھیجے گئے تھے جو اس وقت جماعت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس کام کا مشکل حصہ یعنی ترجمہ کا کام پورا ہو چکا ہے۔ اب دوسرا کام نوٹوں کا ہے جو لکھے جا رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں یورپ میں جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ مولوی صاحب کو واپس بلا لیا جائے تاکہ وہ یہاں آکر کام کریں۔ ایسا نہ ہو کہ جنگ کی صورت میں رستے بند ہو جائیں پس دوستوں کی بہترین دعوت تو یہ ہے کہ مولوی صاحب جلد سے جلد اس کام کو ختم کریں تاکہ یہ ایک ہی اعتراض جو مخالفین کی طرف سے جماعت پر کیا جاتا ہے کہ اس جماعت نے ابھی تک ایک بھی قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ شائع نہیں کیا دور ہو جائے اور ہماری انگریزی تفسیر شائع ہو جائے۔

درد صاحب ایک لمبے عرصہ کے بعد واپس آئے ہیں ۱۹۳۳ء کے شروع میں وہ گئے تھے اور اب ۱۹۳۸ء کے آخر میں واپس آئے ہیں ان دونوں سالوں کا درمیانی فاصلہ پونے چھ سال کا بنتا ہے۔ اور پونے چھ سال کا عرصہ انسانی زندگی میں بہت بڑے تغیرات پیدا کر دیتا ہے۔ بعض دفعہ باپ کی عدم موجودگی میں اولاد کی تربیت میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے اخلاق پر برا اثر پڑ جاتا ہے۔ بعض دفعہ گھر سے ایسی تشویشناک خبریں موصول ہوتی ہیں جو انسان کے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہیں۔ عام لوگ ان مشکلات کو نہیں سمجھتے۔ جو ایک مبلغ کو پیش آتی ہیں۔ بسا اوقات مبلغ کو ایسی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ جو عام لوگ نہیں کر سکتے۔ بلکہ اکثر اوقات اسے ایسی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں جو دوسروں کے لئے ناممکن ہوتی ہیں جماعت کے کئی آدمی ان قربانیوں کی حقیقت کو نہیں سمجھتے اور وہ گھر میں بیٹھے بیٹھے اعتراض کر دیتے ہیں اگر وہ ان قربانیوں کی حقیقت کا اندازہ لگائیں تو وہ مبلغوں کے ممنون ہوں۔ کبھی دفعہ انکو اپنے گھروں سے پریشان کرنے والی خبریں ملتی ہیں اور وہ اپنی سمجھ کے مطابق ہدایات بھی دیتے ہیں مگر چونکہ خطوط کے پہنچنے میں ایک ایک دو دو مہینے لگ جاتے ہیں انکو فکر ہوتا ہے کہ انکی ہدایات کے پہنچنے سے پہلے ان پر کیا گزرتی ہوگی انہیں اپنے بھائیوں کا فکر ہوتا ہے۔ اپنے بچوں کی تعلیم اور تربیت کا فکر ہوتا ہے۔ اس قدر لمبے فاصلہ کو جانے دو تم اتنے فاصلہ کا ہی اندازہ لگاؤ جو کہ دار الفضل اور مدرسہ احمدیہ کے درمیان ہے اگر اتنے معمولی فاصلہ سے ہی تم میں سے کسی کو اپنے عزیز کے متعلق کوئی تشویش کی اطلاع ملے تو تم اس قدر گھبرا جاتے ہو۔

کو کسی سے بات تک کرنا پسند نہیں کرتے اور اگر وہ جاتے ہیں کوئی شخص تم سے بات کرنا چاہے۔ تو تم جھٹ اسکو روک دو گے اور کہو گے کہ مجھے ایک ضروری کام ہے میں اس وقت بات نہیں کر سکتا۔ اگر تمہاری یہ حالت اس تھوڑے سے فاصلہ پر ہو جاتی ہے تو پھر ان کا اندازہ کرو جو

ہزاروں میل اپنے گھروں سے دور ہوتے ہیں

ان کے خاندان میں بھی وہی مشکلات پیش آتی ہیں۔ جو تمہیں پیش آتی ہیں۔ ایسی پریشان کن خبریں ان کو بھی اپنے عزیزوں کی طرف سے ملتی ہیں۔ جیسے تمہیں ملتی ہیں۔ مگر تم چند منٹ کے فاصلہ پر ہونے کے باوجود کسی سے بات کرنا پسند نہیں کرتے اور اگر کوئی راستہ میں تم سے بات کرنا چاہے تو تم اسکو روک دیتے ہو تو پھر ان کی کیفیت کا اندازہ لگاؤ جو ہزاروں میل کے فاصلہ پر ہوتے ہیں اور جو اپنی خانگی پریشانیوں کا کوئی علاج نہیں کر سکتے

غرض ہمارے مبلغ جو خدمت دین کے لئے باہر جاتے ہیں ان کا جماعت پر بہت بڑا حق ہے نادان ہے جماعت کا وہ حصہ جو ان کے حقوق کو نہیں سمجھتا

یورپ کے لوگ ایسے لوگوں کو بیش بہا تنخواہیں دیتے اور ان کیلئے ہر قسم کے آرام و رہائش کے سامان مہیا کرتے ہیں جب ان کے ڈپلومیٹ یعنی سیاسی حکام اپنے ملکوں میں واپس آتے ہیں تو ملک ان کی تعریفوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے۔ فرانس [illegible] کی تنخواہ وزیر اعظم کی تنخواہ سے زیادہ ہوتی ہے مگر جب وہ اپنے ملک میں آتا ہے تو اہل ملک اس کی قربانیوں کی اس قدر تعریف کرتے ہیں اور اس کے اس قدر ممنون ہوتے ہیں کہ گویا وہ فاتح ہو کر آ رہا ہے اور بڑی مشقت برداشت کرنے کے بعد واپس آیا ہے اور دور جانے کی کیا ضرورت ہے

ہندوستان کے وائسرائے

کو دیکھو کہ اس کے کھانے اور آرام و آسائش کے [illegible] اجات خود گورنمنٹ برداشت کرتی ہے اور بیس ہزار روپیہ ماہوار جیب خرچ کے طور پر اسے ملتے ہیں وہ پانچ سال کا عرصہ ہندوستان میں گذارتا ہے اور اس عرصہ میں بارہ لاکھ روپیہ سے کر جاتا ہے صرف لباس یا اس کو اپنا خرچ کرنا پڑتا ہے یا اگر کسی جگہ کوئی چندہ وغیرہ دینا ہو تو دے دیتا ہے ورنہ باقی تمام اخراجات گورنمنٹ برداشت کرتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ اپنے ملک کو واپس جاتا ہے تو اس کی قربانیوں کی تعریف میں ملک گونج اٹھتا ہے۔ اور ہر دل

جذبہ تشکر و امتنان

سے معمور ہوتا ہے اور یہ جذبہ ان میں اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ گویا ان کے جذبات کا پیالہ چھلکا کر چھلکا۔ یہی گر ہے قومی ترقی کا جب کسی قوم میں سے کوئی فرد ایک عزم لے کر کھڑا ہوتا ہے تو اسکو یقین ہوتا ہے کہ میری قوم میری قدر کرے گی۔ بیشک دینی خدمتگزار دل کو اسکی قربانیوں کی پرواہ نہیں ہوتی لیکن اگر اس کی قوم اس کی قربانیوں کی پرواہ نہیں کرتی تو یہ اس قوم کی غلطی ہے بیشک ایک مومن کے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہونا چاہیئے اور پھر ایک ایسی قوم کا نمائندہ جو اپنے آپ کو نیک کہتی ہے۔ وہ تو ان خیالات سے بالکل الگ ہوتا ہے۔ اس کو صرف اپنی ہی

ذمہ داریوں کا احساس

ہوتا ہے مگر اسلام نے جہاں فرد پر ذمہ داریاں رکھی ہیں وہاں قوم پر بھی ذمہ داریاں رکھی ہیں۔ جس طرح کسی فرد کا حق نہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کی پرواہ نہ کرے۔ اسی طرح قوم کا بھی حق نہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کی پرواہ نہ کرے قوم کے فرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ قوم نے میری قربانیوں کی پرواہ نہیں کی اور اگر وہ یہ خیال اپنے دل میں لایا ہے تو دوسرے الفاظ میں وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے تمہارے لئے یہ کام کیا ہے خدا تعالےٰ کے لئے نہیں کیا بس فرد کے دل کے کسی گوشہ میں بھی یہ خیال نہیں ہونا چاہیئے اور نہ مکر کے کسی حصہ میں کہ قوم نے میری قربانیوں کی پرواہ نہیں کی یا جیسا کہ میری خدمت کرنے کا حق تھا۔ وہ اس نے ادا نہیں کیا ایسا آدمی اپنے کئے کرائے پر خود پانی پھیر دیتا ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ جس طرح اللہ تعالےٰ نے فرد پر ذمہ داریاں عائد کی ہیں اسی طرح قوم پر بھی ذمہ داریاں رکھی ہیں اور وہ یہ کہ قوم اس فرد کی

خدمات اور قربانیوں کی قدر کرے

کیونکہ قوم بھی ویسے ہی اللہ تعالےٰ کے حضور جواب دہ ہے جیسے فرد۔ اسلام نے دونوں کی شخصیتیں تسلیم کی ہیں وہ قوم کی بھی ایک قانونی شخصیت تسلیم کرتا ہے اور فرد کی بھی۔ اس زمانہ میں یورپ والے اس قسم کی شخصیتوں کے ثابت کرنے پر بہت نازاں ہیں چنانچہ حال ہی میں مسجد شہید گنج کو ایک قانونی حیثیت میں پیش کیا گیا ہے مگر ان کو معلوم نہیں کہ یہ امر آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے اسلام نے پیش کیا تھا یہ وہی امر ہے جسے ہمارے فقہی فرض کفایہ کہتے ہیں

فرض کفایہ

میں قوم کو ایک شخصی حیثیت دی جاتی ہے اگر کسی قوم کے بعض افراد میں خوبی ہو تو وہ خوبی اس قوم کی طرف منسوب ہوتی ہے اور اگر کسی قوم کے افراد میں کوئی عیب ہوتا ہے تو وہ عیب اس قوم کی طرف منسوب ہو جاتا ہے یہ اس لئے کہ قوم افراد کے مجموعہ کا نام ہے۔ مثلاً زید صرف زید کے ہاتھوں یا پاؤں کا نام نہیں بلکہ اسکے اعضا مثلاً آنکھیں ناک کان منہ سینہ پیٹھ اور ٹانگوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ غرض اسلام نے فرض کفایہ میں شخصیت قومی کے وجود کو تسلیم کیا ہے اور اسکے رو سے اسلام نے فرد پر بھی بعض حقوق رکھے ہیں اور

قوم پر بھی بعض حقوق رکھے ہیں

دوسرے جس طرح فرد ایک قانونی حیثیت رکھتا ہے ویسے ہی قوم بھی ایک قانونی حیثیت رکھتی ہے۔ فرد بے شک حقیقی وجود بھی ہے اور قانونی وجود بھی اور اسکے مقابل پر قوم صرف قانونی وجود ہے حقیقی وجود نہیں۔ مگر اس پر قانونی وجود کے لحاظ سے ویسے ہی حقوق ہیں۔ جیسے قوم کے ایک فرد پر

اسلام نے بعض امور کے کرنے کا قوم کو حکم دیا ہے اگر قوم کے افراد میں سے بعض نے وہ امور سرانجام دے دیئے تو اس صورت میں ساری قوم بری الذمہ ہو جائے گی اور اگر کوئی فرد بھی وہ کام نہ کرے تو اس صورت میں ساری قوم پکڑی جائے گی۔ چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے اور قرآن مجید کی آیات سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے کہ جھوٹی قسم کھانے سے ملک برباد ہو جاتا ہے حالانکہ جھوٹی قسم کھانے والا صرف ایک فرد ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہاں ملک کو قانونی وجود کے لحاظ سے تسلیم کیا گیا ہے قوم کا فرض ہے کہ وہ ایسے لوگوں کی نگرانی کرے اور اگر وہ نگرانی نہیں کرتی تو اس صورت میں گویا وہ اپنے ملک کو آپ تباہی کی طرف لے جاتی ہے۔ ہماری شریعت نے بعض مقامات پر قتل یا اسی قسم کے بعض اور جرائم کی سزا جرمانہ کی صورت میں رکھی ہے اگر کوئی ان جرائم میں سے کسی کا مرتکب ہو اور وہ جرمانہ ادا نہ کر سکے تو اس صورت میں وہ جرمانہ سب قوم سے وصول کیا جائے گا۔ عملی طور پر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیا ہے۔ کیونکہ

فرد کا نقصان قوم کا نقصان ہے

اور اس کی تلافی بہرحال کسی طرح ہونی چاہیئے اگر وہ فرد یہ طاقت نہیں رکھتا کہ وہ اپنے جرم کا بدلہ جرمانہ کی صورت میں ادا کرے تو پھر قوم کو اس کا جرمانہ ادا کرنا ہوگا کیونکہ قوم پر ہر فرد کے ایسے افعال کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اگر قوم اس سے نقصان دلوا سکتی ہے تو دلوا دے ورنہ قوم کو اس نقصان کی تلافی کرنی ہوگی۔ اگر کوئی شخص جرم کرے اور اس جرم کے عوض میں اس پر دس ہزار روپیہ جرمانہ کر دیا جائے اور اس کی حیثیت صرف دو ہزار روپے کی ہو۔ تو وہ باقی رقم کہاں سے ادا کرے گا اس صورت میں شریعت اس فعل کی ذمہ داری اس کی قوم پر ڈالتی ہے جس کا وہ فرد ہے اس کی قوم باقی روپیہ جمع کر کے اسکے نقصان کی تلافی میں ادا کرے گی تو اسلام نے قانونی وجود کو بڑی وضاحت سے تسلیم کیا ہے نادان لوگ کہتے ہیں کہ ہم پر کیا ذمہ داری ہے۔ حالانکہ اسلام نے شخصی وجود کو بھی تسلیم کیا ہے اور قانونی وجود کو بھی تسلیم کیا ہے۔ پس جب تک ہماری جماعت کے افراد میں اس کا احساس نہیں ہوتا وہ ان مبلغین کی قربانیوں کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے یہ کام سب افراد جماعت پر فرض ہے مبلغین اس کام کو بطور فرض کفایہ کرتے ہیں وہ جہاں اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہیں وہاں قوم کی ذمہ داری کو بھی ادا کرتے ہیں۔ ہمارے سب مبلغین جو انگلستان امریکہ۔ افریقہ عرب اور دیگر ممالک میں تبلیغ کرتے ہیں وہ فرض کفایہ ادا کرتے ہیں۔ اور ہماری طرف سے [illegible] ذمہ داری کو جو اللہ تعالےٰ نے ہم پر عاید کی ہے ادا کرتے ہیں اور جو [illegible] ہمارا کام کرتے ہیں تو ہم پر بھی وہ جو [illegible] ہے کہ ہم ان [illegible]

جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت کی مختصر روئیداد

سب کمیٹی تحریک جدید کی رپورٹ پر غور - اہم تربیتی امور پر تقاریر

(ربوہ ۲۲ مارچ آج ساڑھے آٹھ بجے صبح تعلیم الاسلام کالج ہال میں جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت کا آخری اجلاس شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے سرانجام دیئے۔

اس اجلاس میں جماعت کے اہم تربیتی اور تعلیمی مسائل پر متعدد نمائندگان کرام اور بزرگان سلسلہ نے اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور نہایت مفید ضروری اور تعمیری تجاویز پیش کیں۔ اس اجلاس کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ اسمیں صدر محترم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی متعدد مواقع پر اپنی بصیرت افروز ہدایات اور زریں ارشادات سے نمائندگان کو سرفراز فرمایا۔

کارروائی کا آغاز مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے تلاوت قرآن پاک سے کیا جس کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ:

اب دوست اجتماعی دعا کریں۔ تا اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں برکت دے اور ہمیں ایسے فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اسلام اور احمدیت کے لئے مفید ہوں۔ اور جن سے اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا میں بلند ہو اور جماعت کا قدم اس مقصد کی طرف تیزی سے بڑھتا چلا جائے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام میں اشارہ ہے کہ:

"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد"

(فتح اسلام)

اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔

مجوزہ بورڈ میں بیرونی جماعتوں کے نمائندے

اجتماعی دعا کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے کاموں کی نگرانی کے لئے اور ان کے درمیان باہمی رابطہ قائم کرنے کی غرض سے ایک بورڈ قائم کرنے کی جو تجویز ہوئی تھی اس کے متعلق میں نے مکرم مرزا عبدالحق صاحب کے سپرد یہ کام کیا تھا کہ وہ امرائے جماعت سے مشورہ کرکے بیرونی جماعتوں کے تین نمائندوں کے نام تجویز کریں۔ سو انہوں نے میری ہدایت کے مطابق امرائے جماعت سے مشورہ کرکے یہ تین نام تجویز کئے ہیں:-

(۱) مکرم مرزا عبدالحق صاحب (۲) مکرم شیخ بشیر احمد صاحب (۳) مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ۔

سو اگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرما لیا تو مندرجہ بالا تینوں اصحاب ایک سال کے لئے اس بورڈ کے ممبر ہوں گے

صدقات کی رقوم اور ایک مبشر خواب

اس کے بعد آپ نے اعلان فرمایا کہ:-

نمائندوں کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے صدقات کی جو رقوم موصول ہو رہی ہیں۔ ان کی میزان اس وقت تک ۱۶۸ روپے ہو چکی ہے اور ابھی اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جیسا کہ کل بتایا گیا تھا یہ رقوم جانوروں کے صدقہ کے علاوہ غرباء۔ یتامیٰ۔ مساکین۔ بیوگان اور مستحق مریضوں کی مدد کے طور پر استعمال کی جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس کے بعد حضرت میاں صاحب محترم نے ایک مبشر خواب کا ذکر فرمایا۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے اجتماعی دعا اور صدقات کے سلسلے میں ایک مخلص احمدی خاتون نے دیکھی۔ اور جس میں حضور اقدس کی مدد کرنے کی طرف اشارہ تھا۔ اسی سلسلے میں آپ نے فرمایا:-

میں سمجھتا ہوں کہ بیماری کے لحاظ سے تو ہم دعاؤں اور صدقات کے ذریعے ہی حضور کی مدد کر سکتے ہیں۔ لیکن حضور کی اصل مدد جو ہم کر سکتے ہیں وہ یہی ہے کہ حضور نے جن دینی مقاصد کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ ہم انہیں پورا کرنے کی اور تکمیل تک پہنچانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔

اس کے بعد آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ:-

کل کے اجلاس میں اکثر دوستوں نے بڑی سلجھی ہوئی اور عمدہ تجاویز پر مشتمل تقاریر کیں۔ اکثر تجاویز بڑی مناسب اور تعمیری نوعیت کی حامل تھیں۔ اللہ تعالیٰ تقریر کرنے والوں کو اور سننے والوں دونوں کی مدد فرمائے اور اپنی برکات سے نوازے۔ آمین

سب کمیٹی تحریک جدید کی رپورٹ

اس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے سب کمیٹی تحریک جدید کی رپورٹ پیش فرمائی۔ اس سب کمیٹی نے تحریک جدید کے بجٹ کے متعلق اپنی سفارشات پیش کی تھیں۔ نیز وکالت تعلیم کی ایک تجویز کے متعلق بھی اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا تھا۔

سب سے پہلے وکالت تعلیم کی تجویز اور اس کے متعلق سب کمیٹی کی سفارش زیر بحث آئی۔ تجویز یہ تھی کہ:-

"جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بہت کم ہے۔ اس تعداد کو بڑھانا نہایت ضروری ہے۔ تا آئندہ مبلغین اور علمائے سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے مطابق تیار ہوتے رہیں۔ لہٰذا تجویز ہے کہ ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالبعلم جامعہ میں برائے تعلیم بھجوائے"

نمائندگان کی تقاریر

اس تجویز کے سلسلے میں مندرجہ ذیل اصحاب نے اظہار خیال فرمایا:-

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف کامٹی کراچی۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ربوہ شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ۔ مکرم خان ضیاء الحق خانصاحب خانپور۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ۔ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب کریم نگر سندھ۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف ربوہ۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ربوہ۔ مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب لاہور۔ مکرم صاحبزادہ رفیع احمد صاحب ربوہ۔ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب سنگوہی لاہور۔ مکرم چوہدری غلام سرور صاحب اوکاڑہ۔ مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل نمائندہ لجنہ۔ مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی۔

مندرجہ بالا اصحاب نے اپنی تقاریر میں مبلغین و واقفین کی ضرورت و اہمیت اور ان کی کمی کی وجوہ کے متعلق اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور متعدد نہایت مفید تجاویز پیش کیں۔ اس سلسلے میں دینی تربیت کی کمی۔ طریق تعلیم و نصاب تعلیم۔ یتامیٰ و بیوگان کی مدد اور جماعت میں حفاظ کی کمی وغیرہ کے مسائل بھی زیر بحث آئے۔ اور اس امر پہ زور دیا گیا کہ جماعت کے ہر حصہ اور ہر طبقہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی دینی تعلیم کا انتظام کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ بچے خدمت دین کے لئے وقف کرے۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی پُراثر تقریر

اسی بحث کے دوران محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی ایک نہایت پرجوش ولولہ انگیز اور پراثر تقریر فرمائی۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا اس وقت تک جو تقاریر ہوئی ہیں وہ زیادہ تر صرف اس زاویہ نگاہ سے کی گئی ہیں کہ جماعت کو ایسے نوجوانوں کی بہت ضرورت ہے جو اپنی زندگیاں خدمت دین کیلئے وقف کر دیں لیکن ہیں

(باقی صفحہ ۷ پر)

تربیتی اجلاس

جماعت کے احباب کی تربیت کے پیش نظر ہم نے اپنے محلہ کی مسجد (مسجد محلہ دارالرحمت غربی) میں لیکچروں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ پچھلے اتوار بتاریخ ۲ ۲/۴ کو بعد نماز مغرب مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جس میں فلسفہ نماز کو نہایت آسان پیرایہ میں حاضرین کے سامنے پیش فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے ذرائع اور تزکیہ نفس کے طریق کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی روشنی میں بیان فرمایا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ نماز کا ترجمہ تمام دوست سیکھیں تا کہ وہ نماز کو سمجھ کر پڑھ سکیں۔ آپ کی تقریر بہت پسند کی گئی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

۹/۴ کو بعد نماز مغرب اسی سلسلہ میں ایک تقریر ہوگی۔ احباب شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ (محمد سعید صدر محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

درخواست دعا: میری ہمشیرہ حنیفہ پروین کی صحت خراب رہتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین (محمد رفیق حک نمبر ۶۲ گ ب لائلپور)

السّابقون الاوّلون کی تازہ فہرست

جو احباب اپنا وعدہ تحریک جدید اوائل سال میں ہی کلی طور پر ادا فرما دیتے ہیں وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک ارشاد کی روشنی میں السابقون الاولون کہلانے کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔ اشاعت اسلام کے لئے ان کی یہ قربانی ساری جماعت کی دعاؤں کی متقاضی ہے۔ اس ضمن میں متعدد قسطیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ ذیل میں تازہ فہرست ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔

نام	رقم
مولوی محمد حسین صاحب مربی دارالنصر ربوہ	۳۱/-
ایاز محمود صاحب ابن چوہدری عبدالمجید صاحب دارالنصر ربوہ	۶/-
مولوی محمد علی صاحب 〃	۱۲/۱۲
اہلیہ صاحبہ محمد شریف صاحب 〃	۵/۱۰
ظفر اسد خانصاحب ابن رائے شمیر خانصاحب	۵/-
فاطمہ بیگم صاحبہ والدہ قاضی غلام نبی صاحب	۶/-
امتہ جوائی صاحبہ 〃	۵/-
قریشی سمیع اللہ صاحب 〃	۵/-
خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب دارالیمن ربوہ	۲۳/-
امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ خلیفہ صلاح الدین صاحب 〃	۱۶/-
خلیفہ فلاح الدین احمد صاحب 〃	۱/-
بچگان خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب 〃	۷/-
چوہدری محمد منصف خانصاحب 〃	۵/۱۲
ماسٹر محمد عظیم صاحب 〃	۵/-
امتہ السمیع اہلیہ مرزا عبداللطیف صاحب 〃	۵/۸
اللہ دتہ صاحب ڈھلوان ربوہ	۱۱/۷
معراج بی بی اہلیہ 〃 〃 〃	۵/۸
سعیدہ بیگم اہلیہ آفتاب احمد صاحب دارالیمن ربوہ	۶/۸
آفتاب احمد صاحب 〃 〃	۶/۰
چوہدری نور احمد صاحب پنشنر 〃	۶/۴
قاضی محمد اسلم صاحب ولد قاضی غلام نبی صاحب 〃 〃	۶/-
سلیمہ بیگم اہلیہ قاضی غلام نبی صاحب 〃 〃	۶/-
محمد انیس صاحب طاہر 〃 〃	۱/۳
عبدالسلام صاحب شاہد 〃 〃	۲/-
محمد انور صاحب زاہد 〃 〃	۶/۴

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست دعا: میری بیوی بیمار ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے (عبدالحمید احمدی ریٹائرڈ ٹیچر دارہ بٹن۔ ضلع شیخوپورہ)

خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ۱۵۰/- روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی فہرست نمبر ۳۷

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ۱۵۰/- روپے تحریک جدید کو ادا فرما دیئے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء

دیگر مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۳۳۶۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب گھڑی ساز گھمانہ ضلع جھنگ ۱۵۰/-
۳۳۷۔ محترمہ گلزار بیگم صاحبہ اہلیہ الحاج ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب سنکا زھاں صاحب ضلع شیخوپورہ ۱۵۰/-
۳۳۸۔ محترمہ سردار بی بی صاحبہ دوالمیال ضلع جہلم ۱۵۰/-
۳۳۹۔ مکرم صوبیدار ملک نور محمد صاحب بیت الفضل سانگھڑ سندھ ۱۵۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

الصار اللہ شعبہ تربیت

سچائی

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔ ”اور منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کا خاصہ ہے سچائی ہے۔ انسان جب تک کوئی غرض نفسانی اس کی محرک نہ ہو جھوٹ بولنا نہیں چاہتا اور جھوٹ کے اختیار کرنے میں ایک طرح کی نفرت اور قبض اپنے دل میں پاتا ہے اسی وجہ سے جس شخص کا صریح جھوٹ ثابت ہو جائے اس سے ناخوش ہوتا ہے اور اس کو تحقیر کی نظر سے دیکھتا ہے۔ لیکن صرف یہی طبعی حالت اخلاق میں داخل نہیں ہو سکتی بلکہ بچے اور دیوانے بھی اس کے پابند رہ سکتے ہیں۔ سو اصل حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان ان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو جو راستگوئی سے روک دیتے ہیں تب تک حقیقی طور پر راستگو نہیں ٹھہر سکتا۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

فہرست نمبر ۲۲

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ۱۵۰/- روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کو احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ۱۵۰/- روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

۱۳۰۔ محترمہ دار النساء صاحبہ مرحومہ خادمہ بذریعہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ۱۵۰/-

۱۳۱۔ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھٹی مرحوم دی مال لاہور منجانب برادر خود چوہدری عبداللطیف صاحب مرحوم ۱۵۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تصحیح

۱۔ مورخہ ۱۵/۳/۶۱ کے پرچے میں ایک اعلان ولادت شائع ہوا ہے۔ اس میں بچے کا نام میشر لکھا گیا ہے۔ اس کا اصل نام ایاس ہے اور پورا نام عبدالصمد عتیق احمد ایاس ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

۲۔ روزنامہ الفضل ۸ مارچ ۱۹۶۱ء میں "تبت میں مسیح ناصری کی آمد" کے مضمون میں پنڈت نہرو کی کتاب گلمپس آف ورلڈ ہسٹری کی بجائے سہو قلم سے چیمبرز آف ورلڈ ہسٹری چھپ گیا ہے۔ قارئین کرام اس حوالہ کی تصحیح فرمالیں اور کتاب کا نام Glimpses of World History پڑھیں۔

(محمد اسد اللہ قریشی کاشمیری)

اعلان نکاح

میرے لڑکے خورشید احمد کا نکاح مقبول بیگم بنت بشیر احمد صاحب کے ہمراہ (پانچ صد) مبلغ ۵۰۰ روپے حق مہر پر مکرم سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ احمدیہ نے مسجد احمدیہ لائلپور میں پڑھا۔ احباب جماعت و بزرگان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

دل محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶/۶ ج۔ب۔ دھرد وڈ ضلع لائلپور

درخواست دعا

(۱) میری والدہ صاحبہ کی صحت دو سال سے خراب ہے۔ نیز میری ہمشیرہ صاحبہ اور ان کے دو بچے بھی بیمار ہیں۔ درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت کاملہ عاجلہ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

(ملک منصور احمد صاحب عمر۔ دارالرحمت شرقی ربوہ)

(۲) میرے بڑے بہنوئی سید نذیر احمد شاہ صاحب قرد۔ کے ناگر ے ۔ ۔ ۔ بیمار ہیں۔ انہیں نزلہ۔ زکام کی شکایت ہے اسی طرح ریح کی بیماری ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(پیرزادہ منیر احمد سید۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت کی مختصر روئداد

(بقیہ صفحہ ۵)

ایک اور زاویۂ نگاہ سے اس مسئلہ کی طرف احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کر لیا ہے کہ احمدیت کے ذریعے دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب بپا کرے اور یقیناً وہ وقت اب دور نہیں ہے۔ جب دنیا میں صرف اسلام اور احمدیت ہی کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ میں یہ قدرت ہے کہ وہ ہماری زندگیوں میں ہی یہ نظارہ دکھلا دے

پس میں احمدی نوجوانوں سے یہ کہتا ہوں کہ اپنی زندگیوں کو خدمت دین کے لئے وقف کرو کہ تمہاری تمام دینی اور دنیوی عزتیں اسی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ یاد رکھو جب فتح و نصرت کا وقت آئے گا تو اس وقت معزز وہی ہوگا جس نے دین کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہوگی۔ وقف زندگی ہمارا خدا پر کوئی احسان نہیں ہے۔ جس طرح خدا کو ہمارے مالوں کی ضرورت نہیں اسی طرح اسے ہماری جانوں کی بھی کوئی پروا نہیں ہے۔ اگر ہم اپنی جانیں خدا کے لئے وقف کرتے ہیں تو یہ خود ہماری خوش قسمتی ہے۔ دین کے لئے اگر کسی قربانی کی ہمیں توفیق ملتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور احسان سمجھو اور ہمیشہ یاد رکھو کہ اب نہ صرف دین میں بلکہ دنیا میں بھی عزت اور صرف وہی معزز و مکرم ہوگا جس نے اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دی۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی نہایت ایمان افروز تقریر کے اختتام پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات میں سے ایک نہایت روح پرور اور وجد آفریں اقتباس بڑے پرجوش اور موزوں انداز میں پڑھ کر سنایا جس سے حاضرین مجلس پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے اس ولولہ انگیز خطاب کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید مکرم میاں عبد الرحیم احمد صاحب وکیل التعلیم اور مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے نمائندگان کرام کی تعداد کے متعلق اظہار خیال فرمایا۔ اور ضروری امور کی وضاحت کی۔

سب کمیٹی کی سفارش

بالآخر صاحب صدر حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے نمائندگان سے رائے طلب فرمائی۔ [illegible]

اور نمائندگان نے بالاتفاق اس تجویز کے سلسلے میں سب کمیٹی کی مندرجہ ذیل سفارش کو منظور کر لیا کہ:

"سب کمیٹی اس تجویز کو منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ تجویز کرتی ہے کہ ایک کمشن مقرر کیا جائے جو ان وجوہات پر غور کرے جو جامعہ احمدیہ میں طلباء کی کمی کا باعث ہیں۔ کمشن کو اس بات کا اختیار ہو کہ وہ مختلف جماعتوں کا دورہ کر کے یا جماعتوں اور مرکزی اداروں سے سوال نامہ کی صورت میں یا جیسے بھی کمشن کو سہولت ہو مواد اکٹھا کرے اور اس کی روشنی میں آئندہ سال مجلس شوریٰ میں اپنی تجاویز پیش کرے کہ جامعہ احمدیہ کے طلباء کی تعداد کو کس طرح بڑھایا جا سکتا ہے۔"

مجوزہ کمیشن مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہوگا۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کمرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب۔ مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ نمائندہ صدر انجمن احمدیہ۔ نمائندہ تحریک جدید نمائندہ وقف جدید۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ۔

مشرقی پاکستان میں طوفان سے

چار افراد ہلاک

کومیلا ۵ اپریل۔ یہاں جو ابتدائی اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ پرسوں شام کو میلا کے جنوبی حصہ میں ایک طوفان سے چار افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ تین زخمیوں کی حالت خراب بیان کی جاتی ہے یہ طوفان زنگیا اور لال مائی ریلوے سٹیشنوں کے درمیان آیا تھا۔ اس علاقے کے دو گاؤں جنوبی رام پور اور خسڑیا میں سب سے زیادہ نقصان پہنچا۔ جہاں کئی سو مکان گر گئے یا ان کی چھتیں اڑ گئیں۔ لال مائی ریلوے سٹیشن کی عمارت کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

طوفان کی اطلاع ملتے ہی کومیلا صدر کے سب ڈویژنل افسر موقع پر پہنچ گئے۔ اور زخمیوں کو لے کر رات گئے کومیلا واپس آئے جنہیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ ضلع کے دوسرے افسروں نے بھی طوفان زدہ علاقوں کا دورہ کر کے امداد کام ہنگامی بنیاد پر شروع کر دیا ہے۔

کانٹنگا کے صدر کی جانب سے اقوام متحدہ کی فوجوں کو الٹی میٹم

ہوائی اڈہ دو گھنٹے میں خالی نہ کیا گیا تو عوام اس پر حملہ بول دینگے

الزبتھ ول ۵ اپریل۔ کانٹنگا کے صدر شومبے نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے اقوام متحدہ کو الٹی میٹم دیا ہے کہ وہ الزبتھ کے ہوائی اڈے کو دو گھنٹے کے اندر خالی کر دے ورنہ کانٹنگا میں لوگوں سے کہا جائیگا کہ ہوائی اڈہ پر ہلہ بول کر اس پر قبضہ کر لیا جائے

مسٹر شومبے نے مزید کہا کہ کانٹنگا کی تمام فوجوں کو تیار رہنے اور عام لام بندی کا حکم دے دیا گیا ہے۔ یہ اقدام گزشتہ رات لالوانو میں اقوام متحدہ کے سویڈن کے دستوں اور کانٹنگا کی فوجوں کے درمیان ایک جھڑپ کے بعد کیا گیا ہے۔ مسٹر شومبے نے اپنی نشری تقریر میں کہا۔

"اس لڑائی میں سویڈن کے دستوں نے کانٹنگا کے پچیس سپاہیوں کو گرفتار کر لیا۔ اور ہتھیار چھین کر انہیں چھوڑ دیا یہ جنگ کی حالت ہے اور غیر ملکی فوجوں کی طرف سے علاقائی سالمیت کی خلاف ورزی ہے"

مسٹر شومبے نے الزبتھ ول کے عوام پر زور دیا کہ وہ یہاں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر کے سامنے مظاہرہ کریں۔ الزبتھ ول شہر میں مسلح پولیس گشت کر رہی ہے اور تمام اہم مقامات پر فوجی دستے متعین کر دیے گئے ہیں۔ ہوائی اڈے کے قریب جس جگہ گزشتہ ہفتے ہندوستانی فوجی دستوں کی آمد پر گڑبڑ ہوئی تھی۔ وہاں کانٹنگا کی فوجیں اور سویڈن کے دستے ٹامی گنوں سے مسلح ہو کر ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے ہیں۔ شہر سے ہوائی اڈے کو جانے والی سڑک پر اقوام متحدہ کی فوج میں سویڈن کے دستوں اور کانٹنگا کی فوج نے رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں۔ جس کی وجہ سے اس سڑک پر ٹریفک رک گئی ہے الزبتھ ول میں پولیس دستے اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر کے قریب چوک میں متعین ہیں اور قریبی سڑکوں پر ٹرک کھڑے کر دیتے گئے ہیں۔ ہوائی اڈے کے قریب رہنے والے یورپی باشندوں کو ان کے گھروں میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

کانگو کے صدر کاسا دوبو نے کل لیوپولڈ ول میں اعلان کیا کہ کانگو کے مختلف لیڈروں کی وہ کانفرنس کل سے کانٹنگا کے ہوائی اڈا کامینا میں شروع ہونے والی تھی اسے غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اعلان کے مطابق یہ فیصلہ کامینا اور شمالی کانٹنگا میں فوجی صورت حال کے باعث کیا گیا ہے۔

دریں اثنا ایک باوثوق ذریعہ نے بتایا۔ مرکزی حکومت کے کمانڈر انچیف جنرل موبوتو اور مشرقی کانگو میں لومبا کی حامی فوجوں کے کمانڈر جنرل وکٹر لنڈولہ کے درمیان اہم فوجی بات چیت ہوئی ہے تاہم لیوپولڈ ول میں سرکاری حکام نے اس بات چیت کی تصدیق یا تردید کرنے سے انکار کر دیا ہے

برآمدی تاجروں کی رجسٹریشن کے حکم میں ترمیم

کراچی ۵ اپریل۔ وزارت تجارت نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ خاص اشیاء کی برآمد کے لئے تاجروں کو وہ اشیا برآمد کرنے کی اجازت ہوگی جن کو خاص طور پر ان اشیاء کا برآمدی تاجر رجسٹرڈ کیا گیا ہو۔

اس سے پہلے کوئی برآمدی تاجر ہر چیز برآمد کر سکتا تھا۔ لیکن اب بعض بدعنوانیوں کا علم ہوا ہے۔ جن کی روک تھام کے لئے متعلقہ حکم میں ترمیم کر دی گئی ہے۔ سابقہ حکم کے مطابق برآمد کے لئے کسی تاجر کی درخواست منظور یا مسترد کرنے یا رجسٹریشن منسوخ کرنے کا اختیار صرف چیف کنٹرولر کو ہوتا تھا۔ لیکن اب یہ اختیار علاقائی کنٹرولروں کو بھی حاصل ہو گیا ہے۔ وزارت تجارت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر اے جی رضا نے بتایا کہ ترمیم شدہ حکم کا اطلاق خاص اجناس مثلاً پٹ سن چائے، کھیلوں کا سامان، کھالوں اور خام اون پر ہوگا۔

افغانستان دو نئے ریڈیو سٹیشن قائم کرے گا

پشاور ۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ افغانستان حکومت پاکستانی سرحد کے نواحی علاقہ میں چغا سرائے اور تورخم کے قریب دو نئے ریڈیو سٹیشن قائم کرنے والی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کابل ریڈیو کے ٹیکنیکل شعبہ کے سربراہ مسٹر عطاء اللہ نئے ریڈیو سٹیشنوں کے لئے موزوں مقامات منتخب کرنے کے لئے سرحدی صوبہ پہنچ گئے ہیں

ایران پاکستان کے ساتھ ثقافتی و تجارتی تعلقات کو مزید ترقی دینا چاہتا ہے

نئے ایرانی سفیر کی طرف سے دونوں ملکوں کے درمیان وفود کے تبادلہ پر زور

راولپنڈی ۶ راپریل - پاکستان میں ایران کے سفیر آقائے نوری اسفندیاری نے کل یہاں کہا کہ ایران اپنے ہمسایہ ملک پاکستان کے ساتھ موجودہ ثقافتی اور تجارتی تعلقات کو مزید ترقی دینے کا خواہشمند ہے

ساٹھ سالہ ڈپلومیٹ جو تین مرتبہ اپنے ملک کے وزیر خارجہ رہ چکے ہیں - اور وہ تیس سالہ سفارتی تجربہ بھی رکھتے ہیں - پاکستان آنے سے قبل آپ عراق - جرمنی - بھارت - جاپان اور اٹلی میں اپنے ملک کی نمائندگی کر چکے ہیں - آقائے اسفندیاری نے کل یہاں ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کو بتایا کہ "میں پاکستان کے تعلیم اور تجارت کے وزراء اور دوسرے سرکاری لیڈروں کے ساتھ بات چیت کروں گا - تاکہ پاکستان اور ایران کو قریب تر لایا جا سکے - آپ نے کہا "میں پاکستان کے لیڈروں سے دونوں ملکوں کے درمیان پروفیسروں - لیکچراروں اور طلبہ کے تبادلے کے ایک پروگرام پر بات چیت کروں گا - آپ نے تجویز پیش کی کہ دونوں ملک تبادلے کے پروگرام کے لئے ایک دوسرے کو بعض سہولتیں پیش کریں -

پاکستان اور ایران کی تجارت کا ذکر کرتے ہوئے آقائے اسفندیاری نے کہا ہمیں اس کو بہت زیادہ اہمیت دینی چاہیے اور اسے ہمارے اچھے اور برادرانہ تعلقات کا آئینہ دار ہونا چاہیے - آپ نے مزید کہا - ایران کے تجارتی وفد نے کچھ عرصہ قبل پاکستان کا دورہ کیا تھا اور اس کے ذریعے پاکستانی حکومت نے ایک نئے تجارتی سمجھوتے کی تجویز پیش کی تھی - آقائے اسفندیاری نے دونوں ملکوں کے درمیان ثقافتی تعلقات کو بڑی اہمیت دی - آپ نے کہا "میں نے اورنٹیل کالج لاہور کے طلبہ کے ایک اجلاس میں بتایا تھا کہ اردو کے قریباً پینسٹھ فیصد الفاظ کے ماخذ فارسی زبان میں ہیں - گرامر کے بعض قواعد اور لہجہ کے علاوہ دونوں زبانیں قریباً ایک جیسی ہیں"

فرانسیسی پروفیسر کی تقریر

(بقیہ صفحہ اول)

کہ وہ پاکستان ہسٹری کانفرنس کے سالانہ اجلاس سے خطاب کر رہے تھے جو کراچی میں ہو رہا ہے - انہوں نے اپنے خیالات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی اصولوں کی بنیاد پر جو حکومت قائم کی جائے گی اس کے استحکام کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ رائے عامہ صرف ایسے مواقع پر مداخلت کرتی ہے جہاں حکومت کے کسی اقدام کے لئے خاص طور پر عوام کی تائید کی ضرورت ہو انہوں نے کہا کہ اسلام ہر دور کے لئے صحیح مذہب ہے اور اسلام کی تاریخ میں جگہ جگہ اس بات کے ثبوت ملتے ہیں کہ اس دین کامل نے ترقی پذیر زمانے کا ساتھ دیا ہے -

پاکستانیوں کو کولمبیا یونیورسٹی کے وظیفے

کراچی ۶ راپریل - ماسکو کی لومبا فرینڈشپ یونیورسٹی نے پاکستانی طلباء کو آٹھ وظیفے دینے کی پیشکش کی ہے متعلقہ پاکستانی حکام کو یونیورسٹی کونسل کے فیصلہ سے آگاہ کر دیا گیا ہے اور موزوں امیدواروں کے انتخاب میں تعاون کی اپیل کی گئی ہے"

پاکستان اور امریکہ میں قرضے کا سمجھوتہ

واشنگٹن ۷ راپریل - کل یہاں پاکستان اور امریکہ نے قرضے کے ایک سمجھوتہ پر دستخط کئے جس کے تحت پاکستان روئی صاف کرنے کی مشینری خریدنے کی غرض سے امریکہ کے سرکاری فنڈز سے چونسٹھ لاکھ ڈالر کی رقم حاصل کرے گا۔

سمجھوتہ پر پاکستانی سفیر عزیز احمد اور واشنگٹن کے درآمد برآمد کے بنک کے صدر ہیرلڈ لنڈر نے دستخط کئے۔ اس قرضے سے امریکہ میں جننگ اور روئی صاف کرنے کی جدید مشینری خریدی جائے گی حکومت پاکستان امریکہ سے سامان خریدنے کے لئے اس قرضے کے عوض درآمدی لائسنس جاری کرے گی قرضے کے سمجھوتے کی شرائط کے تحت نجی سرمایہ کار پاکستان کی صنعتی مالیاتی کارپوریشن کے ذریعے کاٹن کی جننگ کی مشینری کے لئے رقم دیں گے۔

درآمد برآمد کے بنک جو امریکی حکومت کا قرضے جاری کرنے والا ایک ادارہ ہے کے ایک بیان کے مطابق پاکستان جتنی مشینری کا آرڈر دے گا وہ ۶۳ء کے آخر تک پاکستان کے حوالے کر دی جائے گی۔ توقع ہے اس سامان سے پاکستان کی روئی صاف کرنے کی مشینری کے متعلق سال رواں کی ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ پاکستان کے خالصتاً تجارتی مقاصد کے لئے درآمد برآمد کے بنک کی طرف سے یہ پہلا قرضہ ہے

راولپنڈی ۶ راپریل - کیبنٹ سیکرٹری مسٹر اے ایم فاروقی نے آج شام ریڈیو پاکستان سے ایک نشری تقریر میں کہا، سرکاری دفاتر کی ازسرنو تنظیم اور کام جدید طرز پر لانے کے لئے جو اقدام کئے گئے ہیں ان کی وجہ سے حکومت کو ایک کروڑ روپیہ سالانہ کی بچت ہو رہی ہے۔ مسٹر فاروقی نے کہا، اب تک چار ہزار سرکاری ملازموں پر بدعنوانی اور رشوت ستانی کا جرم ثابت ہوا ہے جو سرکاری ملازم کام کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تھے انہیں برطرف کر دیا گیا ہے۔ مسٹر فاروقی نے کہا سرکاری ملازموں کو یہ بات سمجھنی چاہیئے کہ انہیں قانون و قواعد کی اسی طرح پابندی کرنی چاہیئے جیسے عام شہری کرتے ہیں +

بقیہ صفحہ اول

صدر ایوب نے کہا "یہ امر باعث مسرت ہے کہ اس کانفرنس میں زرعی سیکٹر کی سالیتہ کوتاہیوں پر خاص توجہ دی جائے گی یہ کتنی ستم کی بات ہے کہ اسی فیصد آبادی کو تو پیٹ بھر کھانا نصیب نہیں ہوتا اور باقی بیس فیصد آبادی خوب سیر ہو کر کھاتی ہے مردم شماری کے ابتدائی نتائج کے مطابق آبادی میں جس رفتار سے اضافہ ہو رہا ہے اس کے پیش نظر اس مسئلہ کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے"

آپ نے کہا زرعی پیداوار میں اضافے کے لئے پوری تندہی کے ساتھ کوشش نہیں کی جا رہی لیکن اس سلسلہ میں نمایاں نتائج تبھی حاصل ہو سکتے ہیں جب پوری توجہ اور عزم کے ساتھ ملک گیر مہم چلائی جائے جس میں پڑھا لکھا طبقہ بھی اپنا کردار پوری طرح سرانجام دے" فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کہا "منصوبے کا پہلا سال عنقریب ختم ہو جائے گا جب سے اقتصادی کونسل نے اس منصوبے کی رسمی منظوری دی ہے ملک کے اندر اور باہر پوری توجہ دی جا رہی ہے"

صدر ایوب نے قومی زندگی میں ترقیاتی منصوبوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا "میں وسیع الخیالی کے ساتھ پیش کی جانے والی ہر تجویز اور تعمیری تنقید کا خیر مقدم کروں گا اور مجھے اس بارے میں کوئی شبہ نہیں کہ اس کانفرنس کے مذاکرات سے حکومت کو مدد ملے گی اور لوگوں کو قومی مسائل سے واقفیت حاصل ہو گی"

درخواست دعا

میری ہمشیرہ امۃ الوہاب کی چھوٹی بچی امۃ النصیر بہت دنوں سے خطرناک قسم کے ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہے اور اب حالت زیادہ تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے بغرض علاج لائل پور کے زنانہ مشن ہسپتال میں داخل تھی لیکن چند روز کے علاج کے بعد انہوں نے لاعلاج قرار دیکر جواب دے دیا ہے اب وہ سول ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے بچی کو صحت عاجلہ دکاملہ عطا فرمائے۔ آمین"

خاکسار منصور احمد بھٹی مرلسوجہ

ایک ضروری جلسہ

مورخہ ۶۱/۴/۷ بروز ہفتہ مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں قائد مقامی اور مکرم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت گوجرانوالہ، خدام اور عام احباب جماعت سے خطاب فرمائیں گے، تمام احباب جماعت اس جلسہ میں شامل ہو کر مستفید ہوں"

ناظم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ

ژالہ باری کے طوفان سے چار بچے ہلاک

ڈھاکہ ۶ راپریل - کومیلا سے چار میل دور موضع رام پور میں ژالہ باری کے طوفان سے ایک مکان گر گیا اس حادثے میں چار بچے ہلاک اور پانچ زخمی ہو گئے ہلاک شدگان کی عمریں چار سے بارہ سال تک تھیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کومیلا کے بیان کے مطابق مکان کمزور تھا، اور ژالہ باری کے معمولی طوفان کا زور نہ سہ سکا آپ نے ان اطلاعات کی تردید کی کہ جنوبی کومیلا میں ایک وسیع علاقہ ژالہ باری سے متاثر ہوا ہے"

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴